مطالعہ پاکستان (لازمی)	جماعت نہم	پرچہ 1: (انشائیہ طرز)
وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ	ماڈل پیپر 2	کل نمبر: 40

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) عقیدۂ رسالت کی تعریف کیجیے۔

جواب: عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرۂ اسلام میں آنے کے لیے لازم ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک و شبہ نہ کیا جائے۔ قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور نبی ماننا، اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، عقیدۂ رسالت کا لازمی جزو ہے۔ اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

(ii) "اب یا پھر کبھی نہیں" (Now or Never) کے عنوان سے شہرۂ آفاق کتابچہ کب اور کس نے جاری کیا؟

جواب: یہ کتابچہ 28 جنوری 1933ء کو چودھری رحمت علی نے جاری کیا۔

Babul Ilm

(iii) نظریہ کی کوئی ایک تعریف لکھیے۔

جواب: نظریہ سے مراد ایسا ضابطہ یا پروگرام ہے، جس کی بنیاد فلسفہ و تفکر پر رکھی گئی ہو اور انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں مثلاً سیاسی، معاشرتی اور تہذیبی مسائل کے حل کے لیے کوئی لائحہ عمل بنایا گیا ہو۔

(iv) آریا سماج اور برہمو سماج کے بانیوں کے نام لکھیے۔

جواب: آریا سماج کے بانی کا نام پنڈت دیانند سرسوتی اور برہمو سماج کے بانی کا نام راجہ رام موہن رائے ہے۔

(v) رسالہ "اسباب بغاوتِ ہند" کے متعلق دو سطریں لکھیے۔

جواب: رسالہ "اسباب بغاوتِ ہند" سرسید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت تھی۔ اس رسالہ

Scanned with CamScanner

میں آپ نے 1857ء کی جنگِ آزادی کے حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کو آگاہ کیا۔

(vi) 1905ء میں ہونے والی تقسیمِ بنگال پر ہندوؤں کا ردِ عمل لکھیے۔

جواب: ہندو اس تقسیم سے ناخوش تھے۔ وہ ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ پورے بنگال پر ان کی اقتصادی اور سیاسی اجارہ داری اور بالادستی ختم ہو جائے۔ یہی وجہ تھی کہ ہندوؤں نے تقسیمِ بنگال کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس تقسیم کی منسوخی کے لیے ایڑھی چوٹی کا زور لگایا۔

(vii) کرپس مشن کی کوئی سی دو تجاویز لکھیے۔

جواب: کرپس مشن کی تجاویز میں سے دو درج ذیل ہیں:

1- جنگ کے بعد برِصغیر تاجِ برطانیہ کے ماتحت ہوگا' لیکن اندرونی اور بیرونی معاملات میں برطانوی حکومت کسی طرح کی دخل اندازی سے گریز کرے گی۔

2- دفاع' اُمورِ خارجہ' مواصلات وغیرہ سمیت تمام شعبے ہندوستانیوں کے سپرد کر دیے جائیں گے۔

(viii) کابینہ مشن پلان کے دو نمایاں پہلو تحریر کیجیے۔

جواب: کابینہ مشن پلان کے دو نمایاں پہلو درج ذیل ہیں:

1- برِصغیر میں یونین قائم کی جائے گی' جو اُمورِ خارجہ' دفاع اور مواصلات کی ذمہ دار ہوگی۔

2- مرکزی اُمور کے علاوہ باقی تمام اختیارات صوبوں کو دیے جائیں گے۔

(ix) رولٹ ایکٹ کب منظور ہوا؟ نیز اس پر قائدِاعظمؒ کا ردِ عمل لکھیے۔

جواب: 1919ء میں حکومتِ برطانیہ نے رولٹ ایکٹ منظور کیا۔ اس کے تحت حکومت کو وارنٹ اور مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری کا اختیار دے دیا گیا۔ اس قانون کے تحت ملزم کو صفائی کا موقع دیے بغیر خفیہ مقدمہ چلایا جا سکتا تھا۔ قائدِاعظمؒ نے اس مسودۂ قانون کی مخالفت کی اور اسے غیر آئینی قرار دیا۔ احتجاجاً انھوں نے وائسرائے ہند کی کونسل سے استعفیٰ دے دیا۔

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: **(12)**

(i) پاکستان میں نہروں کی اقسام کے نام لکھیے۔

جواب: پاکستان میں پائی جانے والی نہروں کی چار اقسام ہیں' جن کے نام درج ذیل ہیں:

1- طغیانی یا سیلابی نہریں   2- دوامی نہریں

Babulilm

Scanned with CamScanner

3- غیر دوامی نہریں   4- رابطہ نہریں

(ii) زمینی درجۂ حرارت میں اضافے کی وجہ سے کس قسم کی موسمیاتی تبدیلیاں وقوع پذیر ہو رہی ہیں؟

جواب: ان موسمیاتی تبدیلیوں میں بارشوں میں کمی یا زیادتی' بارشوں کے وقت میں تبدیلی اور سیلاب کا آنا وغیرہ شامل ہیں۔

(iii) جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات لکھیے۔

جواب: جنگلات کے کٹاؤ کے دو نقصانات درج ذیل ہیں:

1- ان کی بے دریغ کٹائی سے آکسیجن کی پیداوار میں کمی ہو رہی ہے۔

2- فضا میں نقصان دہ گیسوں مثلاً کاربن ڈائی آکسائیڈ کی مقدار میں کافی اضافہ ہو رہا ہے' جس سے نہ صرف ماحول خراب ہو رہا ہے' بلکہ زمین کے درجۂ حرارت میں بھی اضافہ دیکھنے میں آتا ہے۔

(iv) طبعی ماحول سے کیا مراد ہے؟

جواب: طبعی ماحول سے مراد ہم محلِ وقوع' طبعی خدوخال اور آب و ہوا وغیرہ لیتے ہیں۔

(v) ڈیورنڈ لائن سے کیا مراد ہے؟

جواب: پاکستان کے مغرب کی جانب افغانستان و ایران واقع ہیں۔ افغانستان کے ساتھ ملحقہ سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔

باب العلم .Pk BabulIlm

(vi) ماؤنٹ ایورسٹ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: ماؤنٹ ایوریسٹ دنیا کی بلند ترین پہاڑی چوٹی ہے۔ اس کی بلندی 8,848 میٹر ہے' جو کہ نیپال میں واقع ہے۔

(vii) دوآبہ کی تعریف لکھیے۔

جواب: دو دریاؤں کے درمیانی علاقے کو دوآبہ کہتے ہیں۔

(viii) تحریکِ پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیے۔

جواب: تحریکِ پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام درج ذیل ہیں:

1- مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح

Scanned with CamScanner

2- بیگم سلمیٰ تصدق حسین

3- بیگم مولانا محمد علی جوہر

(ix) خواتین پر تشدد کی تعریف لکھیے۔

جواب: اقوام متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدد وہ عمل ہے' جس میں جسمانی' دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال: 4- نظریۂ پاکستان کے بنیادی عناصر پر مفصل نوٹ لکھیے۔ (8)

جواب:

نظریۂ پاکستان کے عناصر

نظریۂ پاکستان کی بنیاد اسلامی نظریۂ حیات پر رکھی گئی ہے۔ عقائد' عبادات' قانون کی حکمرانی' اخوت و مساوات اور عدل و انصاف نظریۂ پاکستان کے عناصر ہیں۔ ان عناصر کی تفصیل ذیل میں پیش ہے:

باب العلم .Pk Babulilm

1- عقائد:

عقائد میں توحید' رسالت' آخرت' ملائکہ اور الہامی کتابوں پر ایمان لانا شامل ہے۔ عقائد کے مجموعے کو ایمان کہتے ہیں۔

☆ عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ سورۃ البقرہ-20) یعنی کوئی شے اس کی قدرت سے باہر نہیں۔ إِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيْفَةً (میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔ سورۃ البقرہ-30) کے مطابق انسان کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہے لہٰذا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنا ضروری ہے۔

☆ عقیدۂ رسالت کا مطلب تمام رسولوں پر ایمان لانا ہے۔ دائرۂ اسلام میں آنے کے لیے لازم

ہے کہ رسالت کو دل و جان سے تسلیم کیا جائے اور کسی اعتبار سے بھی اس میں شک وشبہ نہ کیا جائے۔قرآنِ مجید اور اسوۂ رسول ﷺ کو سرچشمہ ہدایت ماننا اور حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور نبی ماننا' اور یہ ایمان رکھنا کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا' عقیدۂ رسالت کالازمی جزو ہے۔اور جو اس کا انکار کرے وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

2- عبادات (ارکانِ اسلام):

توحید ورسالت اسلام کا پہلا رُکن ہے۔دوسرا رُکن نماز ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔نماز کو مقررہ اوقات کے مطابق ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ○

ترجمہ: بے شک نماز کا مومنوں پر اوقاتِ مقررہ میں ادا کرنا فرض ہے۔(سورۃ النساء-103)

دراصل نماز قائم کرنا' دینِ اسلام کو قائم کرنے کا وہ نمونہ ہے' جس کا مظاہرہ ہر روز ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ایسا ہی نظام پورے معاشرے میں قائم ہونا چاہیے۔اسلام کا تیسرا رُکن زکوٰۃ ہے۔زکوٰۃ مالی عبادت ہے اور اسلام کے معاشی نظام کی مضبوطی کا ذریعہ ہے۔زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں اکٹھی ہونے کی بجائے گردش میں رہتی ہے اور معاشرے کے غریب طبقے تک بھی پہنچ جاتی ہے۔چوتھا رُکن روزہ ہے۔تمام عبادات کی طرح روزہ بھی فرض کا بہترین اظہار ہے اور بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان قربت کا ذریعہ ہے۔حج اسلام کا پانچواں رُکن ہے' جو صاحبِ استطاعت لوگوں پر فرض ہے۔حج کے موقع پر اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی پکار مسلمانوں کے اتحاد اور بھائی چارے کی ایسی مثال ہے' جو دنیا میں کہیں نظر نہیں آتی۔

3- قانون کی حکمرانی:

قانون کی حکمرانی اسلام کے نظام کی اہم خوبی ہے۔اس کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ قانون کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ ہے۔قرآن اور اسوۂ رسول ﷺ قانون کی بنیاد ہیں۔بادشاہ اور غلام بھی اس قانون کے سامنے برابر ہیں۔یوں کہا جاسکتا ہے کہ اسلام کے نظام میں جمہوریت کی روح موجود ہے۔حکمرانوں کو باہمی مشورے کے ذریعے فیصلوں کا پابند کرکے جمہوریت کی مہر لگادی گئی ہے'

Babulilm .Pk

Scanned with CamScanner

شرط یہ ہے کہ تمام فیصلے قرآن وسنت کی روشنی میں ہوں۔

4- اخوت ومساوات:

اسلامی معاشرہ میں اخوت ومساوات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مدینہ منورہ میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی تو اس میں اخوت اور مساوات مثالی تھی۔ آج بھی اسلامی معاشرہ اسی اخوت و بھائی چارے اور مساوات کا تقاضا کرتا ہے' جو "مواخات مدینہ" میں نظر آئی تھی۔ اسلام سے پہلے اس اصول کی شدید کمی تھی اور لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن تھے' لیکن مدینہ کی ریاست کے وجود سے حضور اکرم ﷺ نے حقوق العباد پر عمل کرتے ہوئے یتیموں' بیواؤں اور ناداروں پر شفقت کرنے کی تلقین کی۔

5- عدل وانصاف:

عدل وانصاف کے بغیر کوئی بھی معاشرہ ترقی نہیں کرسکتا' لہٰذا عدل وانصاف کا تقاضا ہے کہ معاشرے میں ہر کسی کو اس کا حق ملے۔ جہاں انصاف پر مبنی معاشرہ ہوگا وہاں معاشرے کی دوسری خرابیاں خود بخود ٹھیک ہو جائیں گی' کیونکہ اس طرح کوئی کسی کا حق غصب نہیں کر سکے گا۔ سزا کے خوف سے کوئی بے ایمانی یا ناانصافی کا مرتکب نہ ہوگا۔ ظہورِ اسلام سے پہلے اس قسم کی بے ایمانی کہ طاقتور کو سزا نہ دینا جب کہ کمزور کو سزا دینا عام تھا' لیکن اسلام کے عدل وانصاف کا بول بالا ہوا۔ معاشرہ میں عدم وانصاف کی فضا قائم ہوئی اور مسلمان معاشرے میں انصاف ایک اہم ضرورت بن گیا۔

سوال 5:- تحریک علی گڑھ پر سیاسی' سماجی اور تعلیمی پہلوؤں سے روشنی ڈالیے۔ (8)

جواب:

تحریکِ علی گڑھ اور سر سید احمد خان

1- جنگ آزادی میں ناکامی کے ساتھ ہی برصغیر کے مسلمانوں کی تاریخ کا سیاہ ترین دور شروع ہوگیا۔ مسلمان بحیثیت قوم انگریزوں کی نفرت اور انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنے۔ ان حالات میں سر سید احمد خان نے تحریک علی گڑھ کے ذریعے قوم کی رہنمائی کا بیڑہ اُٹھایا۔

سر سید احمد خان کی تحریک علی گڑھ کے مقاصد درج ذیل تھے:

(i) حکومت اور مسلمانوں کے درمیان اعتماد بحال کرنا۔

(ii) مسلمانانِ برصغیر کو جدید علوم اور انگریزی زبان سیکھنے کی طرف راغب کرنا۔

Scanned with CamScanner

(iii) مسلمانانِ برصغیر کو سیاست سے باز رکھنا۔

2- آپ 17 اکتوبر 1817ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مسلمانوں کی تعلیمی، سیاسی اور مذہبی ترقی کے لیے عملی کام کیا۔ آپ نے اس بات کا اندازہ لگالیا تھا کہ مسلمان تعلیم کے بغیر ترقی نہیں کر سکتے۔

3- 1859ء میں آپ نے مراد آباد میں ایک سکول قائم کیا۔ 1863ء میں آپ نے غازی پور میں سائنٹیفک سوسائٹی کی بنیاد رکھی۔ آپ نے 1875ء میں علی گڑھ میں جو سکول قائم کیا' وہ 1877ء میں کالج بنا اور پھر 1920ء میں یونیورسٹی بن گئی۔ بیسویں صدی کے شروع میں مسلمانوں کا پڑھا لکھا طبقہ اسی تعلیمی ادارے کا تعلیم یافتہ تھا۔

4- رسالہ "اسباب بغاوتِ ہند" بھی سرسید احمد خان کی ایک اہم سیاسی خدمت تھی۔ اس رسالہ میں آپ نے 1857ء کی جنگِ آزادی کے حقیقی اسباب سے انگریز حکومت کو آگاہ کیا۔ جنگِ آزادی کے بعد سرسید احمد خان کی حیثیت سیاسی مسیحا سے کم نہ تھی۔ مسلمانانِ برصغیر کے وجود کو قائم رکھنے کے لیے آپ آگے بڑھے اور انگریزوں کی غلط فہمی دور کرنے کی کوشش کی۔

5- سرسید احمد خان سیاسی طور پر مسلمانوں کو کمزور سمجھتے تھے' اس لیے انھوں نے 1885ء میں قائم ہونے والی انڈین نیشنل کانگریس میں مسلمانوں کو شامل ہونے سے روکا۔ انھوں نے مسلمانوں کو تعلیم کی طرف توجہ دینے کے لیے کہا تاکہ مسلمان پہلے تعلیم حاصل کریں اور پھر سیاست میں حصہ لیں۔

BabaIlm

6- سرسید احمد خان کے کارنامے ان کی زندگی تک محدود نہ تھے' بلکہ انھوں نے ایسی تحریک شروع کی جس نے ان کی وفات کے بعد بھی قومی خدمات کا کام جاری رکھا۔ سرسید احمد خان نے تحریکِ علی گڑھ کے ذریعے مسلمانوں کو ایک لڑی میں پرو دیا' جس سے مسلمانوں کے جداگانہ تشخص کی تشکیل ہوئی۔

سوال 6- نوٹ لکھیے: (4, 4)

(الف) پاکستان کی نہریں (ب) پاکستان میں جنگلی حیات

جواب (الف) پاکستان کی نہریں

برصغیر میں انگریز حکومت نے انیسویں صدی عیسوی کے آغاز پر جدید ترین نہری نظام تعمیر

Scanned with CamScanner

کروایا' جو آج دنیا کا سب سے بڑا نہری نظام کہلاتا ہے۔ اس نظام کے تحت پانچ دریاؤں پر مختلف جگہوں پر بڑے بند اور ہیڈ ورکس باندھ کر نہریں نکالی گئیں۔ پاکستان میں پائی جانے والی نہروں کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

1- طغیانی یا سیلابی نہریں:

یہ وہ نہریں ہیں' جن میں پانی طغیانی کے ذریعے آتا ہے یا جب دریاؤں میں پانی زیادہ ہو۔ ان نہروں کے ہیڈ ورکس نہیں ہوتے۔ موسم برسات میں دریاؤں میں طغیانی آنے سے نہریں خود بخود چلنے لگتی ہیں۔ طغیانی نہریں زیادہ تر راجن پور' ڈیرہ غازی خان اور مظفر گڑھ کے اضلاع میں ہیں۔

2- دوامی نہریں:

یہ نہریں دریاؤں پر بند باندھ کر نکالی گئی ہیں اور سارا سال چلتی ہیں۔ بند کے ذریعہ دریا کا پانی روک کر ضرورت کے مطابق اسے نہر میں چھوڑا جاسکتا ہے۔ یہ نہریں ڈیم' بیراج یا ہیڈ کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں اور سارا سال آب پاشی کے لیے پانی مہیا کرتی ہیں۔

3- غیر دوامی نہریں:

برسات کے موسم میں جب دریاؤں میں پانی کافی مقدار میں ہوتا ہے تو یہ نہریں چلتی ہیں' اور خریف کی فصل کے لیے پانی فراہم کرتی ہیں۔ دوامی نہروں کی طرح غیر دوامی نہروں کے بھی ہیڈ ورکس ہوتے ہیں' جن کے ذریعہ پانی کو کم وبیش کیا جاسکتا ہے۔ دریاؤں میں پانی کی کمی ہونے کی وجہ سے ربیع کی فصل کے لیے یہ نہریں پانی مہیا نہیں کرتیں۔ ان نہروں کو ششماہی نہریں (چھ مہینوں والی نہریں) بھی کہتے ہیں۔

4- رابطہ نہریں:

صوبہ پنجاب کے دو دریا ستلج اور راوی' بھارت کے علاقوں سے گزر کر آتے ہیں۔ بھارت نے ان دریاؤں سے نہریں نکالی ہوئی ہیں۔ اس لیے پاکستان میں ان دریاؤں میں پانی کی کمی کو رابطہ نہریں پورا کرتی ہیں۔ مشرقی دریاؤں: سندھ' جہلم اور چناب سے نہریں نکال کر مغربی دریاؤں: راوی اور ستلج کو پانی مہیا کیا جاتا ہے۔

BabulIlm .Pk

Scanned with CamScanner

(ب) پاکستان میں جنگلی حیات

کسی بھی ملک میں جنگلی حیات کا موجود ہونا قدرتی توازن کو برقرار رکھنے میں بڑا معاون ہوتا ہے۔ پاکستان کے جنگلات میں بے شمار جانور پائے جاتے ہیں۔ تاہم پاکستان کے پہاڑی اور ریگستانی علاقوں میں پائے جانے والے جانور قابلِ ذکر ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات اور بلند پہاڑیوں پر بندر، جنگلی بلیاں اور ریچھ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ جنوبی پنجاب میں نیل گائے، جنگلی بلی، گیدڑ، تیتر، سانپ، مور اور چنکارا قابلِ ذکر ہیں۔

کم بلند پہاڑی ڈھلوانوں پر سرخ لومڑی، کالا ہرن، چیتا، تیتر اور چکور وغیرہ دیکھنے کو ملتے ہیں۔ سطح مرتفع پوٹھوار، کوہستانِ نمک اور کالا چٹا پہاڑ پر جنگلات کثرت سے ملتے ہیں۔ ان جنگلات میں کئی جنگلی جانور پائے جاتے ہیں، جن میں اڑیال، چنکارا ہرن، تیتر، مور، چکور اور علاقائی پرندے شامل ہیں۔ چکور پاکستان کا قومی پرندہ جبکہ مارخور پاکستان کا قومی جانور ہے۔

تھل اور چولستان کے ریگستانی علاقوں میں ہرن، نیل گائے، صحرائی لومڑی، گیدڑ، بلیاں، کالا اور سرمئی تیتر، کوبرا، شترمرغ بھی پایا جاتا ہے۔ شکاری پرندوں میں پاکستان میں باز، شکرا، عقاب، چیل اور گدھ عام ملتے ہیں۔ ان پرندوں کے علاوہ کئی موسمیاتی پرندے ہر سال سردیوں کے آغاز میں سائبیریا اور دوسرے سرد علاقوں سے ہجرت کر کے پاکستان کی جھیلوں کا رُخ کرتے ہیں، اور موسمِ سرما گزرنے کے بعد واپس اپنے دیس چلے جاتے ہیں۔

جنگلات کے ساتھ ساتھ ان میں پائے جانے والے جانور بھی اہم ہیں، کیونکہ یہ ہمارے ماحول کو توازن میں رکھتے ہیں، اس لیے ہمیں ان کی بھی حفاظت کرنی چاہیے۔

Babul Ilm

Scanned with CamScanner